بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۷۲ | جمعرات ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۰ صلح ۱۳۶۲ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدل کا مضمون انبیاء علیہم السلام کے دور میں ارتقائی منازل طے کرتا رہا

حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت موسیٰؑ کے دور تک عدل میں احسان کا مضمون داخل نہیں ہوا تھا

جو چیز جس مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے اس کو اس مقصد کے لیے نہ استعمال کرنا عدل کے خلاف ہے

موسوی و عیسوی دور میں عدل میں اتنی سختی کی گئی کہ اس نے ظلم کی شکل اختیار کر لی

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے آخری روز آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب۔

قسط نمبر (۴)

جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں اور خلافت رابعہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عدل کے اسلامی تصور کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنی کے حوالے سے تخلیق کائنات، زمین اور جسم انسانی کے نظاموں میں عدل کے نظام کی کارفرمائی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں عدل کے نظام کا ارتقائی جائزہ لیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے دور کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے آیت قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے کہا کہ فلاں درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے شجرہ کے لفظ کو خود کھول کر بیان فرمایا ہے یہ درخت شریعت کا درخت تھا اور اس بیان سے مقصد یہ تھا کہ کوئی ایسا کام نہ کرنا جو عدل کے تقاضوں کو توڑ دے ورنہ جنت سے نکل جاؤ گے یعنی یہ بتایا کہ عدل پر قائم رہو گے تو سوسائٹی جنت بن جائے گی۔ لیکن اس کے باوجود آدمؑ سے جو بھول ہوئی اس پر حضرت آدمؑ نے توبہ کی اور خدا نے توبہ قبول کر لی۔ لیکن ساری سوسائٹی کو یہ کہا کہ تم سب کے سب یہاں سے نکل جاؤ جب تم نے عدل چھوڑ دیا تو جنت کیسی؟ حضور نے فرمایا اس سوسائٹی میں شریعت کے اجزاء عدل کے کم از کم تقاضوں کے مطابق تھے۔ اس سوسائٹی کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا نقشہ یہ کھینچا کہ اے آدم تیری جنت بس یہیں تک ہے کہ عدل و انصاف پر قائم رہتے ہوئے کوئی بھوکا نہ رہے ننگا نہ رہے پیاسا نہ رہے اور سر چھپانے سے محروم نہ ہو۔ یہ آدم کی جنت کا نقشہ ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتوں کا نقشہ اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے کیونکہ آدم کے دور میں عدل و انصاف کے ادنیٰ تقاضے ہی پورے ہوتے تھے عقل و فکر کی معراج کا دور تو ابھی آنا تھا۔ مارکس اور اینجلز نے جو فلسفہ پیش کیا وہ آدم کا فلسفہ تھا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل کا جو معیار پیش کیا اور اس کے بعد احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی جو راہیں دکھائیں وہ دنیا ہی اور ہے۔ قرآن تو اپنی بات ہی اس سے شروع کرتا ہے کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ جہاں پر غیر قوموں کے فلسفوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے قرآن کریم اپنی بات محض شروع کرتا ہے اور پھر جنتوں کی ایسی حسین تصویر پیش کرتا ہے کہ دنیا اس کا نقشہ کھینچ ہی نہیں سکتی۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے دور میں عدل کا مضمون اور آگے بڑھا اور اللہ نے فرمایا میں اس کو امام بناؤں گا جو ظالم نہیں ہوگا اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرے گا۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کے دور میں عدل کی مزید وضاحت ہوئی کہ اللہ نے اس قوم کو اس لئے تباہ کیا کہ وہ عدل کے تقاضوں کو پورا نہ کرتی تھی۔ یہاں عدل کی تعریف بیان ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے جس چیز کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس کو اس مقصد کے سوا کسی اور کام کے لئے استعمال کرنا عدل کے خلاف ہے لوط کی قوم نے جنسوں کی تفریق ختم کر دی تھی اور شہوت کا غلط استعمال کیا تھا۔

حضور نے فرمایا اس کے بعد حضرت یوسفؑ کے دور میں عدل کا مضمون اور ابھرا اور پھیلا حضرت یوسفؑ کے زیر اثر فرعون کے ملک میں عدل کا جو نظام قائم تھا اس کی ایک شق یہ تھی کہ اجنبی اس ملک میں آتے تھے مگر کسی کو بھی بغیر کسی ثبوت کے پکڑا جا سکتا تھا چاہے وہ اس ملک میں کسی رہنے والے کا بھائی ہی ہو۔

پھر حضرت شعیبؑ کے دور میں عدل میں تجارت کا عنصر داخل ہوتا ہے حضور نے آیت قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ اس قوم کو تنبیہ کی گئی کہ لینے اور دینے کے باٹ الگ الگ نہ رکھو اور پورا تولو ورنہ تباہی کا شکار ہو گے۔ گویا وارننگ سسٹم بھی جاری ہے۔ قرآن کریم ہر قوم کی مثال بیان کرتا ہے اور وہ بات بتاتا ہے جو اس نے عدل کے تقاضوں کے خلاف کی اور جس کی وجہ سے وہ تباہ ہوئی۔

(باقی صفحہ پر)

مساجد کی خوبصورتی ان میں عبادت اور ذکر الٰہی کرنے میں ہے

مسجد "ناصر" بو۔ سیرالیون کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام!

سیرالیون۔ مغربی افریقہ کے شہر بو کی مرکزی مسجد "مسجد ناصر" کا افتتاح ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آیا۔ اس کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۰ کے دورہ کے دوران رکھا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک نہایت پر معارف پیغام ارسال فرمایا۔ اس پیغام کا انگریزی ترجمہ کر کے دوستوں میں تقسیم کیا گیا اور تقریب افتتاح میں امیر سیرالیون مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے پڑھ کر سنایا۔ ذیل میں پیغام کا مکمل متن درج ہے۔

حضور نے محترم امیر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

(باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۹ صلح/جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت ٹانگ میں درد زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور خصوصی التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم و رحیم حضرت سیدہ ممدوحہ کو تکلیف سے رہائی دے۔ جلد شفا عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

۔۔ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں ان کی گردن میں گلٹی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ شافی مطلق مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(وکیل التبشیر ربوہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور احسان سے میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد اکرام ایم اے کو دوسرے بیٹے اور چوتھی اولاد سے نوازا ہے الحمد للہ علی احسانہ و اکرامہ۔ نام "مصدق مہدی" رکھا گیا ہے احباب کرام سے التماس ہے کہ نومولود کی اچھی صحت۔ لمبی عمر دین و دنیا میں کامیاب اور بامراد ہونے کی دعا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد اسحاق۔ سابق مبلغ چین دارالبرکات۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ر ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۲۰ر صلح ۱۳۶۲ ہش

خدائی جماعتوں کو ممتاز کرنیوالا فضلِ کبیر

خدائی جماعتوں کا تمام تر انحصار نصرتِ الٰہی پر ہوتا ہے۔ اور نصرتِ الٰہی کا دائمی طور پر مورد بننے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ خدائی جماعت کے افراد نہ صرف یہ کہ اعمالِ صالحہ بجالائیں بلکہ خاص تعہد سے کام لے کر ان کی بجا آوری میں ایسے جذبہ و جوش کا مظاہرہ کریں کہ وہ نیکیوں میں مسلسل ترقی کرتے ہوئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی انتھک جدوجہد میں مصروف رہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسابقت الی الخیرات کے جذبۂ بے پناہ کو اپنے بہت بڑے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بہت بڑے فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

(فاطر آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور ہم اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بنائیں گے جنہیں ہم اس کام کے لئے چن لیں گے۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے نفس کی خواہشات کو دبا سکتے ہیں اور ان میں وہ بھی ہیں جو میانہ رَو ہیں اور وہ بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیک کام کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔ یاد رکھو یہ (نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنا) اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

خدائی جماعت کے افراد کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کو دبانے اور نیکیاں بجالانے میں میانہ روی کے ابتدائی دو درجوں تک ہی اپنے مجاہدہ کو محدود نہ رکھیں بلکہ سابق بالخیرات بن کر نیکیوں میں مسلسل ترقی کرتے چلے جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت انہیں دائمی طور پر حاصل رہے اور وہ غلبۂ دینِ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں۔ چنانچہ خدائی جماعتوں کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ۔ پہلی دو صفات ادنیٰ ہیں سابق بالخیرات بننا چاہیئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہیئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہیئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں اور ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔"

(الحکم ۲ر مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۹)

اس سے ظاہر ہے کہ خدائی تائید و نصرت کا دائمی طور پر مورد بننے اور ہمیشہ بنے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

عہد!

اے صبا! حضرتِ طاہر سے گزارش کرنا
جاں سے بڑھ کر ترا مقصود ہمیں پیارا ہے
تجھ کو اللہ نے بخشی ہے خلافت کی قبا
ترے فرماں سے تغافل کا کسے یارا ہے؟
بجز اس کے کہ ترے نقشِ کفِ پا پہ چلیں
عشق کے جادۂ دشوار میں کیا چارہ ہے؟
یہ اندھیروں کا نگر نام جہاں ہے جس کا
اس کے ظلمات میں تو نور کا مینارہ ہے
تیری آواز کہستانوں میں میدانوں میں
آج تقدیرِ خداوند کا نقارہ ہے
جس کو دیکھا نہیں دنیا کی نظر نے اب تک
اس تغیر کا ترے فکر میں نظارہ ہے
عرضِ آفاق میں ابلاغِ صداقت کے لئے
تو پریشاں صفتِ نکہتِ آوارہ ہے
ارضِ اندلس میں ترے دستِ مبارک سے کھلا
وہ "درِ حق" کہ اذاں جس کی سحر آرا ہے
وہ "درِ حق" کہ جہاں نورِ خدا ملتا ہے
وہ "درِ حق" کہ فقط پیار کا گہوارہ ہے
تو نے اوراقِ زمانہ پہ لکھی آیۂ نور
تیرا ہر نکتہ ہدایت کا حسیں تارا ہے
دل پہ مرقوم ہیں آقا! ترے ارشادِ جلیل
ہم کمربستہ ہیں گر وقت نے للکارا ہے

ہم ترے ہاتھ پہ تجدیدِ وفا کرتے ہیں
رسم و وابستگیٔ عشق ادا کرتے ہیں

ہم کو سوگند ہے جس وقت پکارے گا تو
سر بکف خادم و انصار نظر آئیں گے
عہد کرتے ہیں ترے حکم کی تعمیل میں ہم
آہنی عزم کا کہسار نظر آئیں گے
ہم کو سوگند تری عظمتِ روحانی کی
ہر جگہ حق کے طلب گار نظر آئیں گے
دشنۂ نور سے ظلمت کا جگر چیریں گے
ہر طرف صبح کے آثار نظر آئیں گے
ہم زمانے کی نگاہوں سے اٹھائیں گے حجاب
ذاتِ لولاک کے انوار نظر آئیں گے
ہم پہاڑوں کی بلندی سے پڑھیں گے قرآں
کفر و الحاد نگوں سار نظر آئیں گے
اتنی رفعت پہ محمد کا رکھیں گے پرچم
اس کے سائے میں جہاں دار نظر آئیں گے
جب بھی ابلاغِ صداقت کو ضرورت ہوگی
ترے دیوانے سرِ دار نظر آئیں گے
جب بھی آقا کوئی تحریک تو فرمائے گا
جب بھی فرمان ترے لب پہ کوئی آئے گا
اس سے پہلے کہ تری جنبشِ لب ٹھہرے گی
ہر اذیت ہمیں سامانِ طرب ٹھہرے گی

مال کیا چیز ہے ہم جاں سے گزر جائیں گے
ثبت ناموسِ وفا دہر پہ کر جائیں گے

(صبیحہ احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ خطوط کی اہمیت

اور قبولیت دعا کا طریق

مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی میرا بھڑکا - آزاد کشمیر

"میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں میں نے آپکی تسکین قلب کے لیے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لیے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا"

یہ بابرکت کلمات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ میں احباب کرام کے سامنے ارشاد فرمائے انبیاء اور خلفاء سارے کے سارے ہی مخلوق کا اسی قسم کا درد اپنے سینہ میں رکھتے ہیں اور انکی مشکلات کے ازالہ کے لیے دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی مشکلات کے ازالہ کے لیے امام وقت سے تعلق رکھیں اور انہیں دعائیہ خطوط لکھتے رہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :- "اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے - اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بیقرار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں - کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں - یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جسطرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لیے پاتا ہوں - اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بیکلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے - اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو - کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور اسکی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے - میں نہیں بتلا سکتا کہ کسقدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں - چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے - اس لیے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو اُن کے ہی افکار اور رنج و غم میں ڈالتے ہیں - اور پھر یہ دعا مجموعی حیثیت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اس کو نجات دے - ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں"۔

(الفضل قدسیہ ص۹۸ ص۹۹)

اسی قسم کے تعلق کا اظہار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینہ میں جمع ہوتی تھیں - ان دنوں (مراد ۱۹۷۴ء کے ایام - ناقل) مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لیے دعائیں کرتا رہا ہوں"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص۹۷)

امام کی دعاؤں سے تقدیریں بدلتی ہیں - غیر ممکن - ممکن بن جاتا ہے - بے قرار دلوں کو تسکین نصیب ہوتی ہے اس کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی دوست کی پریشانی کا ذکر یوں فرمایا :-

"اللہ وہ کامل صفتوں کا مالک خدا ہے جس پر ہم احمدی ایمان لاتے ہیں - اور کوئی چیز اس کے سامنے ان ہونی نہیں - ایک دفعہ مجھے ایک دوست کا دعا کے لیے خط ملا جس میں انکے اپنے حالات کچھ اسطرح بیان کئے ہوئے تھے کہ بظاہر یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ اس کا کام ہو جائے گا - لیکن اس نے لکھا کہ دعا سے دل تسلی پکڑتا ہے اس لیے میں دعا کے لیے آپ کو لکھ رہا ہوں - میں نے اس کا خط پڑھا اور قریب تھا کہ میں یہ لکھ دیتا کہ پھر خدا کی رضا پر راضی رہو - اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے پیار سے مجھے جھنجوڑا اور مجھے یہ کہا کیا تم احمدیوں کو یہ سبق دینا چاہتے ہو کہ انسان کی زندگی میں کوئی ایسا موقع بھی آتا ہے جب خدا تعالیٰ بھی اسکی مدد نہیں کر سکتا - چنانچہ میں کانپ اٹھا کہ یہ میں کیا غلطی کرنے لگا تھا - اور اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا خدا تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے وہ ہر چیز پر قادر ہے - چنانچہ جس بات کی ہزار میں سے ایک بھی امید نہ تھی دس پندرہ دن کے بعد اسکا خط آیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا کام ہو گیا ہے"۔

(ہمارے عقائد ص۹)

صرف یہ واقعہ نہیں خلفاء کی زندگی اس قسم کے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور اپنی نصرت کو ظاہر فرمایا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اسی درد اور تڑپ کے ساتھ احباب جماعت کے خطوط کو دیکھتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں چنانچہ آپ نے مکرم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام ایک خط میں بیرون ممالک سے جو پیغام بھیجا اس میں یہ بھی فرمایا :-

"ان باتوں کے علاوہ کچھ ان خطوں کا بھی فکر رہتا ہے جو احباب جماعت اور عزیزان کس کس محبت اور چاہت سے دعاؤں میں بسا کر لکھتے ہیں - پڑھتے کا وقت تو سفر کے دوران نکال ہی لیتا ہوں - جواب دینے کا وقت نہیں پاتا تو طبیعت ملول ہو جاتی ہے - دل چاہتا ہے کہ ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے خط لکھوں - محبت کا جواب محبت سے اور دعاؤں کا جواب دعاؤں سے دوں"۔ (الفضل ۳ر اکتوبر ۱۹۸۲ء ص۸)

ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ بے شک ہمارا امام ہماری دنیاوی مشکلات کے ازالہ کے لیے دعائیں کرتا ہے اور اس کے لیے بھی ہمیں حضور کو خطوط لکھنے چاہئیں لیکن یہ امر کبھی نہ بھولیں کہ ہم نے اپنے آقا کو اپنی روحانیت کی ترقی کے لیے بھی خط لکھنا ہے - بلکہ روحانیت کی بہتری کے لیے ہمیشہ دعا کے خطوط لکھنے چاہئیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں مگر ان میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ میرے املاک کے لیے یا اولاد کے لیے دعا فلاں مقدمہ ہے یا فلاں مرض ہے وہ اچھا ہو جاوے لیکن مشکل سے کوئی خط ایسا ہوتا ہے جس میں ایمان یا ان تاریکیوں کے دور ہونے کے لیے درخواست کی گئی ہو - بعض خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اگر مجھے پانچ سو روپیہ مل جاوے تو میں بیعت کر لوں - بیوقوفوں کو اتنا خیال نہیں کہ جن باتوں کو ہم چھوڑنا چاہیتے ہیں وہی ہم سے طلب کی جاتی ہیں - اسی لیے میں اکثر لوگوں کی بیعت سے خوف کرتا ہوں کیونکہ سچی بیعت کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۲۵)

انبیاء اور خلفاء مخلوق کی ہدایت اور انکے تعلق باللہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں حضور کے متعلق خدا فرماتا ہے -

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ -

کہ تو شاید اس غم سے ہلاک نہ ہو کہ لوگ مومن کیوں نہیں بنتے سیدنا حضرت مسیح موعود کو بھی اس جوش سے حصہ ملا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لیے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لیے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لیے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خاصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے - سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہونگا اور اپنے دوستوں

(باقی ص۵ پر)

بیاد عبدالعزیز دین صاحب مرحوم

(مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن حال نائب وکیل التبشیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوری ۱۹۵۹ء میں جب یہ عاجز پہلی مرتبہ لنڈن کے بوسٹن اسٹیشن پر اترا تو جن احباب نے خاکسار کا استقبال کیا ان میں برادرم مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم و مغفور بھی شامل تھے۔ اس دن سے لے کر وفات تک ان کے تعلقات اس عاجز کے ساتھ سگے بھائی کی طرح رہے۔ ہر دکھ سکھ میں ان کا تعاون خاکسار کو حاصل رہا۔ اخلاص، محبت شفقت اور خدمت کا یہ تعلق صرف خاکسار کے ساتھ ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ انگلستان کے ہر فرد کے ساتھ ان کی وفات تک قائم رہا۔ آپ نے اپنی جوانی انگلستان میں گزاری اور انگلستان کی تمام تر رعنائیوں، بے راہ رویوں اور اخلاقی دیوالیہ پن کے باوجود آپ کا دامن ہر قسم کے داغ دھبے سے پاک وصاف رہا۔ آپ کا یہ اعلیٰ نمونہ نوجوان نسل کے لئے مینار نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ عام اخلاق، نیکی و تقویٰ، لوگوں کی خدمت اور ان سے محبت اور پیار۔ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، خلافت سے نہ ٹوٹنے والے تعلق اور اسلام کے فدائی وشیدائی ہونے کے لحاظ سے عبدالعزیز دین صاحب مرحوم کا مقام بہت اعلیٰ وارفع ہے۔

آپ ۱۹۲۸ء میں انگلستان تشریف لے گئے جہاں آپ کے والد صاحب بزرگوار پہلے سے مقیم تھے اس وقت آپ کی عمر پندرہ سولہ سال تھی۔ آپ نہایت خوش شکل اور خوش طبع نوجوان تھے آپ کے والد صاحب وہاں سپورٹس کے سامان کی تجارت کرتے تھے اور فارغ اوقات میں ہائیڈ پارک میں اور دوسری جگہوں پر فریضۂ تبلیغ بھی ادا کیا کرتے تھے اور مکرم عزیز دین صاحب کو بھی ساتھ لے جاکر انہیں تبلیغی ٹریننگ دیتے تھے مکرم عزیز صاحب مرحوم کا ایک خاص وصف تبلیغ کرنا تھا۔ تبلیغ کا تو گویا آپ کو ایک جنون تھا اور تبلیغ کئے بغیر چین نہ آتا تھا۔ ہر مبلغ سلسلہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھا اور جب بھی ضرورت پڑتی اپنی دکان بند کرکے بھی تبلیغ کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ ابتداء میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اور دیگر مبلغین سلسلہ کے ساتھ کام کیا خصوصاً حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ساتھ آپ کو بہت قریب سے کام کرنے کا موقع ملا۔ ان دنوں آپ کی فرنیچر کی ایک دکان ہوا کرتی تھی۔ جب بھی حضرت شمس صاحب یاد فرماتے کہ تبلیغ یا تقریر کے لئے کہیں جانا ہے تو مکرم عزیز صاحب فوراً اپنی دکان بند کرکے ان کے ساتھ چل پڑتے۔ ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ میں نے تو جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ مبلغین سلسلہ کے بیگ اٹھا کر ہی حاصل کیا ہے۔ یہ ان کی انکساری کی انتہا تھی۔ جب حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کا ایک پادری مسٹر گرین سے ہائیڈ پارک لندن میں مناظرہ ہوا تو مکرم عزیز صاحب مرحوم اس مناظرہ کے ایک قسم کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ چونکہ ہائیڈ پارک میں مقررین کے لئے میز کرسی کا انتظام تو ہوتا نہیں بلکہ مقررین اپنے لئے لکڑی کے بکس وغیرہ کا بندوبست کر لیتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں۔ اس مناظرہ میں دو بکسوں پر تو مسٹر گرین اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور بیچ میں مکرم عبدالعزیز دین صاحب گھڑی ہاتھ میں اٹھائے کھڑے ہو جاتے اور ہر مقرر کو مقررہ وقت پر اطلاع کرتے کہ اب دوسرے مقرر کی باری ہے یہ مناظرہ ایک سال تک جاری رہا اور مکرم عزیز صاحب مرحوم کو سارا عرصہ یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ درمیان میں کھڑے ہو کر دونوں مقررین کی توجہ ٹائم کی طرف دلاتے تھے۔ خود مکرم عزیز صاحب کو بھی بارہا ہائیڈ پارک میں اسلام پر تقاریر کا موقع ملا۔ آپ کو انگریزی زبان پر عبور حاصل تھا۔ بائیبل کا علم بھی خاصا تھا۔ بلکہ اکثر حوالے تو زبانی یاد ہوتے تھے اور موقع پر سارا سارا حوالہ زبانی پڑھ دیا کرتے تھے۔ عیسائیت کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ بات ہمیشہ مسکرا کر کیا کرتے تھے۔ کبھی غصہ میں نہ آتے تھے۔ بلکہ اکثر لوگ تو یہ کہا کرتے تھے کہ عزیز صاحب کے خمیر میں غصہ کا عنصر موجود ہی نہیں ہے۔ ان اوصاف کی وجہ سے تبلیغ کا موقع بھی اکثر مل جایا کرتا تھا۔ تبلیغ کے سلسلہ میں ہر موقع کو استعمال کرنے میں دریغ نہ کرتے تھے آخری عمر میں آپ نے عدالتوں میں ترجمانی کا پیشہ اختیار کیا۔ ایک دن مجھ سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی ایک درجن کتابوں کا مطالبہ کیا۔ میں نے کتب انہیں دے دیں اور پوچھا کہ وہ انہیں کیا کریں گے۔ عزیز صاحب مرحوم نے جواب دیا کہ وہ ترجمانی کے دوران فارغ وقت میں کتاب جج صاحبان کو پیش کر دیتے ہیں میں نے پوچھا کہ وہ برا نہیں مانتے تو کہنے لگے کہ نہ صرف یہ کہ برا نہیں مانتے اکثر جج صاحبان مقدمہ کے بعد اندر بلا کر میرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور بعض کتاب پر تبصرہ بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح وکلاء صاحبان اور عدالت کے دیگر سٹاف کو بھی زبانی اور بذریعہ کتب ولٹریچر تبلیغ کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا فرمایا کرتے تھے کہ تبلیغ کرنے میں بڑی عزت ہے۔ اور یہ کہ میرا تجربہ ہے کہ جن کو بھی میں نے تبلیغ کی ہے ان کے دلوں میں میری عزت بڑھ گئی ہے۔ تبلیغ میں شغف کا یہ عالم تھا کہ جب ۱۹۶۰ء میں ہم دونوں کو پاکستان آنے کا موقع ملا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس عاجز سے ملاقات کے دوران فرمایا کہ انگلستان کے ساحلی شہر برائٹن میں تبلیغی جدوجہد کا فوری آغاز کیا جائے۔ واپس جاکر میں نے مکرم عزیز صاحب مرحوم سے مشورہ کیا اور یہ قرار پایا کہ ہر ہفتہ برائٹن میں اسلام پر لیکچروں کا آغاز کیا جائے۔ چنانچہ ہم دونوں برائٹن گئے۔ ایک ہال کرایہ پر لیا اور ہفتہ وار لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ خاکسار اسلام پر لیکچر دیتا اور مکرم عزیز صاحب مرحوم صدر ہوتے یہ سلسلہ ۱½ سال تک جاری رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں دس بارہ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو گئی۔ جب ہم نے ہال ریزرو کروا لیا اور پہلے لیکچر کے لئے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کی موٹر میں برائٹن گئے تو ہال بالکل خالی تھا۔ ہمیں بہت افسوس ہوا۔ مکرم عزیز صاحب نے تجویز پیش کی کہ دعا کی جائے تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سامعین مہیا کرے۔ چنانچہ ہم ہال کے ایک کونہ میں دعا میں مشغول ہو گئے۔ جب دعا ختم ہوئی تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی ہم نے دیکھا کہ ایک ریلا انگریز سامعین کا چلا آرہا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال پُر ہو گیا۔

عزیز صاحب مرحوم کے جوش تبلیغ کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ جب ہم برائٹن لیکچر کے لئے گئے تو باوجود اشتہارات دینے کے اس دن کوئی بھی فرد ہال میں نہ آیا جب ہم کچھ مایوس ہو گئے تو مکرم عزیز صاحب نے فرمایا کہ بجائے ہال میں بیٹھ کر انتظار کرنے کے میں باہر جاکر راہ چلتے لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ اندر آکر اسلام پر لیکچر سنیں میں بھی ان کے ساتھ ہال سے باہر آیا اور ایک بنچ پر بیٹھ گیا جبکہ مکرم عزیز صاحب ہر راہگیر کے ساتھ تھوڑی دور چل کر اس کو لیکچر سننے کی آمادگی کی کوشش کرتے لیکن کوئی آمادہ نہ ہوتا اسی جدوجہد میں ایک شخص ان کی طرف بڑھا اور اشارہ سے مکرم عزیز صاحب کو سمجھایا کہ وہ گونگا اور بہرا ہے۔ مکرم عزیز صاحب اسے لے کر میرے پاس بنچ پر آئے اور اس کو بٹھا کر اخبار جو ان کے ہاتھ میں تھا اس پر لکھ کر تبلیغ شروع کر دی۔ عزیز صاحب مرحوم لکھتے جاتے۔ گونگا اور بہرا شخص پڑھ کر اس کا جواب لکھ دیتا۔ اس طرح اخبار جو دس بارہ صفحات کا تھا کے تمام حاشیے بھر گئے اور یہ خاموش تبلیغ پورے زور سے جاری رہی۔ بعد میں مکرم عزیز صاحب نے بڑی بشاشت سے مجھے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے سفر کو ضائع نہیں ہونے دیا اور ہمیں ایک گونگے بہرے کو تبلیغ کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک دفعہ یہ فیصلہ ہوا کہ لنڈن سے باہر ساحل سمندر پر تبلیغ کی جائے۔ مکرم عزیز صاحب مرحوم اس تحریک میں پیش پیش تھے۔ چنانچہ ہم لنڈن سے قریبی ایک ساحل سمندر پر واقع قصبہ میں نکل گئے اور ساحل پر کھڑے ہو کر ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ مکرم عزیز صاحب کو یہاں بھی کئی لوگ ایسے مل گئے جنہیں یہ ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں لے آئے اور انہیں خوب تبلیغ کی۔ کہا کرتے تھے کہ زیر تبلیغ شخص کی خاطر تواضع مشروبات اور ماکولات سے بھی کرنی چاہئے۔ چنانچہ خاصا خرچ کرکے اس فریضہ کو ادا کیا کرتے تھے۔ زیر تبلیغ افراد کو گھر پر کھانے کی دعوت دیتے اور پھر خوب تبلیغ کرتے۔ خاکسار کو انگلستان میں ۵۰۰ سے زائد روٹری کلبوں کو خطاب کرنے کا موقع ملا۔ لیکن روٹری کلبوں سے مقررین کی طلب اتنی تھی کہ ایک آدمی کے بس میں نہ تھا کہ سب جگہ اسلام پر خطاب کر سکتا۔ مکرم عزیز صاحب نے اپنی خدمات اس سلسلہ میں پیش کیں۔ چنانچہ درجنوں کلبوں کو انہوں نے خطاب کیا۔ جب کبھی کسی کلب یا سوسائٹی میں اسلام پر لیکچر کا موقع ملتا تو اپنے کام کا حرج کرکے بھی ضرور جاکر تبلیغ کرتے اور ان میں سے کچھ کو اپنے گھر کی دعوت دیتے۔ جہاں انہیں خوب تبلیغ کرتے۔ اکثر جگہ جب تبلیغ کے لئے بھجوائے جاتے تو اپنی جیب سے کرایہ خرچ کرتے اور کبھی بھی مشن سے مطالبہ نہ کرتے اور کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان کیا کم ہے کہ تبلیغ کا موقع دے رہا ہے۔

مکرم عزیز صاحب کا ایک خاص وصف اطاعت بھی تھا۔ آپ نے ہر مبلغ سلسلہ سے ہمیشہ بھرپور تعاون کیا اور اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ کبھی بھی مبلغین سلسلہ کے مقابل پر اپنی رائے پر اصرار نہیں کیا بلکہ سنا ہے کہ وفات سے قبل اپنی اولاد کو یہ وصیت کی کہ وہ ہمیشہ مبلغین کی اطاعت کریں اور مشن سے مضبوط تعلق قائم رکھیں۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے انگلستان میں اگر کسی چیز نے انگلستان کی مسموم آب وہوا سے بچایا ہے تو وہ مشن سے مضبوط تعلق ہے۔ مشن کے ہر جلسہ، تقریب میں شامل ہوتے اور عیدین و تقاریب کے مواقع پر اپنی ڈیوٹی مستعدی سے سرانجام دیتے۔ ایک بڑی خوبی مرحوم کی یہ تھی کہ ڈیوٹی خواہ کسی قسم کی ہو۔ اس میں عار نہ سمجھتے تھے ہر ڈیوٹی بشاشت سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ آگے آنے یا آگے بڑھنے کی ہرگز خواہش نہ تھی۔ ہمیشہ اپنے آپ کو پیچھے رکھنے میں آرام محسوس کرتے تھے کبھی عہدہ کی نہ خواہش کی اور نہ اشارۃً یا کنایۃً اس بات کا اظہار کیا کہ انہیں کسی مخصوص عہدہ یا مقام کی جستجو ہے۔ مرنجان مرنج قسم کے انسان تھے۔ ایک ہی لگن تھی اور وہ یہ کہ خدمت دین کریں۔ خلفاء سلسلہ سے عقیدت و محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب ۱۹۵۵ء میں انگلستان تشریف لے گئے تو مکرم عزیز صاحب اپنا کاروبار چھوڑ کر سارا وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور کے قدموں میں گزارتے۔ حضور کو بھی ان سے بے حد محبت تھی۔ یہاں تک کہ جب انہی دنوں حضور نے امام مسجد لندن کا تقرر فرمانا تھا تو مکرم عزیز احمد صاحب مرحوم کو الگ بلا کر ان کا مشورہ بھی حاصل کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ان کو دوہرا تعلق تھا۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ حضورؒ جب دورانِ تعلیم انگلستان میں مقیم تھے تو ان دنوں مکرم عزیز صاحب بھی وہاں تھے۔ اور حضورؒ کے بہت قریبی احباب میں شمار ہوتے تھے۔ خلافت کے بعد حضورؒ نے عزیز صاحب پر اپنی شفقتوں کی بارش کر دی ہر دورہ انگلستان کے موقع پر حضورؒ مکرم عزیز صاحب کا خاص خیال رکھتے اور وقتاً فوقتاً ملاقاتوں مشوروں وغیرہ کے لئے طلب فرماتے مکرم عزیز دین صاحب کو یہ بھی اعزاز حاصل رہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انگلستان مشن کے ٹرسٹ کا انہیں بھی ایک ٹرسٹی مقرر فرمایا۔ یہ اعزاز انہیں وفات تک نصیب رہا۔ اسی طرح جب سے انگلستان میں منظم طور پر امام مسجد کے ساتھ مجلس عاملہ کا قیام عمل میں آیا مکرم عزیز صاحب اس وقت سے وفات تک ہر نئی مجلس عاملہ کے ممبر رہے اور وفات کے سال جماعت برطانیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ ہونے کا اعزاز بھی انہیں حاصل رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جب پچھلے سال انگلستان دورہ پر تشریف لے گئے تو مکرم عزیز صاحب پر بے حد شفقت فرمائی اور انہیں نہ صرف بعض تحائف دیئے بلکہ ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ عزیز صاحب مرحوم اس عزت افزائی پر پھولے نہ سماتے تھے اور خاکسار سے بار بار حضور ایدہ اللہ کی بے پناہ شفقت کا تذکرہ کیا۔

مکرم عزیز صاحب مرحوم صاحب رؤیا بزرگ تھے۔ مجھے اکثر خوابیں ایسی سنائیں جو کچھ عرصہ میں بعینہٖ پوری ہو گئیں۔ عبادات میں خصوصی شغف تھا۔ چنانچہ مسجد فضل لندن میں متعدد مرتبہ اعتکاف کے لئے بیٹھتے رہے۔ بہت ساری دعائیں زبانی یاد تھیں۔ دعاؤں کا بہت شغف تھا۔ جماعت کے اکثر دوست انہیں دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔

مکرم عزیز صاحب کا ایک اور خاص وصف خدمت خلق تھا۔ آپ ہر کسی کے کام آنے والے تھے۔ خدمتِ خلق کے سلسلہ میں مذہب رنگ و نسل کی کوئی قید گوارا نہ کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ انگلستان کا شائد ہی کوئی فرد ایسا ہوگا۔ جن پر مکرم عزیز صاحب مرحوم نے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی احسان نہ کیا ہوگا۔ بیماروں کی تیمارداری اور بیکاروں کو ملازمت دلانے میں انہوں نے عظیم کام کیا ہے۔ جماعت کے دوست جن کو نوکری نہیں ملتی تھی۔ عزیز صاحب مرحوم کے پاس جا پہنچتے۔ اور پھر عزیز صاحب مرحوم نہ دن دیکھتے نہ رات۔ جب تک اس کے لئے نوکری تلاش نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے ان کا حلقۂ فیض عیسائیوں سکھوں اور دلیٹ انڈین نسل کے افراد تک وسیع تھا جب بھی مشن میں کوئی شخص آتا۔ جسے نوکری کی تلاش ہوتی یا کوئی اور مشکل ہوتی یا کسی مخمصہ میں گرفتار ہوتا تو خاکسار مکرم عزیز صاحب کو فون کرتا اور مکرم عزیز صاحب انتہائی بشاشت کے ساتھ اس کو لے جاتے اور اس کی مشکل کشائی کر کے رپورٹ کرتے۔ اس طرح مشن کا بہت سارا بوجھ انہوں نے اکیلے اٹھایا ہوا تھا۔ آپ کو جناب قائداعظم محمد علی صاحب جناح کی مہمان نوازی کا بھی شرف حاصل ہوا اور وہ اس طرح کہ جن دنوں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد ہوا کرتے تھے انہی دنوں قائداعظم بھی انگلستان میں مقیم تھے اور پریوی کونسل میں پریکٹس فرمایا کرتے تھے۔ قائداعظم چند مرتبہ حضرت مولانا درد صاحب کی دعوت پر لندن مشن تشریف لے گئے۔ مولانا درد صاحب قبل از وقت مکرم عزیز صاحب مرحوم کو قائداعظم کی تشریف آوری کی اطلاع دے دیتے چنانچہ مکرم عزیز صاحب ان مواقع پر چائے وغیرہ بنا کر پیش کر دیا کرتے تھے۔ جب قائداعظم کی تقریر مسجد فضل لندن میں ہوئی تو مکرم عزیز صاحب مرحوم نے سارے انتظامات سرانجام دینے میں خاص حصہ لیا۔ مکرم عزیز صاحب مرحوم قائداعظم کی اس تقریر سے بے حد متاثر تھے اور اکثر اس کا تذکرہ کر کے قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کیا کرتے تھے۔

خاندان حضرت اقدس سے بہت قریبی تعلق رہا۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جب انگلستان تشریف لے گئیں تو مکرم عزیز صاحب مرحوم باصرار انہیں اپنے گھر لے گئے اور اپنے ہاں ٹھہرایا اور بعد میں بڑے فخر سے اس بات کو یاد کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت کی اولاد میں سے ایک مقدس وجود ان کے گھر مقیم رہے خاندان حضرت اقدس کو بھی ان سے بہت تعلق رہا اور ان پر شفقت فرماتے رہے۔ مکرم صاحبزادہ نواب عباس احمد خاں صاحب کے ساتھ یہ تعلق اتنا بڑھا کہ بعد میں مکرم عزیز صاحب مرحوم کی دختر کی شادی مکرم نواب صاحب کے صاحبزادے سے ہوئی۔

مکرم عزیز صاحب مرحوم نے دو شادیاں کیں۔ پہلی خاتون انگریز تھیں جس سے ایک لڑکا داؤد ہے جو صاحب اولاد ہے۔ دوسری شادی ۱۹۶۰ء میں لاہور کے مرحوم میاں عبدالرشید صاحب کی صاحبزادی سے کی۔ اس بیوی سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چار لڑکے عزیزان منیر احمد نصیر احمد، علی اور ولی عطا فرمائے اور دو لڑکیاں عزیزان نصرت جہاں اور طلعت جہاں عطا فرمائیں عزیز صاحب مرحوم کی یہ خوش قسمتی تھی کہ دوسری بیوی ایسی ملیں جو کلیتاً ان کے رنگ میں رنگین ہو گئیں اور مہمان نوازی، خدمت خلق اور پاک سیرت میں مکرم عزیز صاحب مرحوم کی ہم مزاج بن گئیں۔ احباب دعا کریں کہ مرحوم کی بیگم صاحبہ اور اولاد احمدیت سے وابستہ رہیں۔ اسلام کے خادم ہوں اور اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں۔ آمین۔

احباب عزیز صاحب مرحوم و مغفور کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ خوش بختی بھی نصیب فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ جنازہ کے ساتھ ان کے فرزند خیر الدین اور ان کے بھتیجے عبدالسبحان اور مکرم مولانا عبدالکریم صاحب لندن سے تشریف لائے۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

رہنے کے لئے خدائی جماعت کے افراد کے لئے محض نیکیاں بجالانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات بنیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی کی جماعتوں کے افراد میں بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے کی ایک رَو چل رہی ہوتی ہے۔ جس کے زیر اثر وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی بدولت نیکیاں بجالانے میں مسلسل ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوڑ لگی ہوئی ہے اور ہر شخص ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ یہ ایسی بابرکت دوڑ ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا جذبہ اس درجہ قابل ستائش ہوتا ہے کہ بجز خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے کسی کو میسر نہیں آتا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ کی رُو سے اسے اپنا بہت بڑا فضل قرار دیا ہے اور یہی وہ اَلْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ہے جس سے خدائی جماعتوں کے افراد کو بطور خاص نوازا جاتا ہے اور اس فضلِ کبیر کی بدولت ہی وہ دنیا میں ترقی کرتی چلی جاتی ہیں اور اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود وہ ایسے ایسے کارنامے سرانجام دینے میں کامیاب رہتی ہیں کہ دنیا محوِ حیرت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ یہ فضل کبیر ہی ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے اور اسی سے وہ دنیا میں شناخت کی جاتی ہیں۔

بقیہ: دعائیہ خطوط

کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لیے موت تک دریغ نہیں کرونگا اور ان کے لیے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی رو کی طرح اُنکے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲)

— پس اے روحانی قوت کے طالبو اپنے پیارے امام کو ہمیشہ دعا کے خطوط لکھتے رہو۔ اور یہ عرض کرتے رہو کہ حضور ہماری روحانی استعدادوں کے کمال نشوونما کے لیے دعا کریں۔ (باقی)

بقیہ:- پیغام

"یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ جو مسجد زیر تعمیر تھی وہ بفضلِ خدا مکمل ہو چکی ہے اور اس کے افتتاح کے لیے آپ نے ۲۹ اکتوبر کی تاریخ تجویز کی ہے اور منظوری کے لیے لکھا ہے۔ آپ کو اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اس تاریخ کو مسجد کا افتتاح کر دیں۔

افتتاحی تقریب کے لیے میری طرف سے یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ نے مساجد کے بارہ میں فرمایا ہے۔

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔

مسجدیں خالصتاً اللہ کی عبادت اور اس کی پرستش اور اس کے ذکر کے لیے مخصوص ہیں۔ مساجد کی آبادی اور خوبصورتی اور ان کا حسن خلوصِ قلب سے اس میں ذکر الٰہی اور عبادت کرنے میں ہے وہی مسجد خدا کے حضور مقبول ہے جو تقویٰ کی بناء اور تقویٰ کی دیواروں پر استوار کی گئی ہو

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جنہوں نے اس مسجد کے بنانے میں کام کیا اور قربانی پیش کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور اخلاص اور قربانی کو قبول فرمائے۔ اور مسجد کو صحیح معنوں میں آباد کرنے کی توفیق دے جماعت کی روحانی، اخلاقی ترقی کا باعث ہو۔ اور سب بنی نوع کو توفیق نصیب ہو بغیر کسی امتیاز کے کہ وہ خدا کے گھر میں آکر اس کی عبادت کریں۔ اور اس کے احکام کی تعمیل کے لیے روحانی قوت کی توفیق پائیں۔"

والسلام

(خاکسار دستخط مرزا طاہر احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات میں بیداری کی نئی لہر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بابت سالِ نو تحریکِ جدید کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنات میں بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے دفتر سوم کے اکثر وعدے ان کے توسط سے مل رہے ہیں جو کیفیت اور کمیت میں پہلے سے بہتر ہیں نیز ادائیگی میں بھی مسابقت کی روح کا نظارہ مثالی ہے۔ بغرض دعا چند بہنوں کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے اس میدان میں وقت یا مال کی نمایاں قربانی کی ہے۔ اللہ سب کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ مکرمہ بیگم عبدالمالک خاں صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ ۲۔ مکرمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ۔ ۳۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ دارالصدر غربی حلقہ ۲ ۴۔ مکرمہ ناصرہ خاں صاحبہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ ۵۔ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ ۶۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا ربوہ۔ ۷۔ مکرمہ نسیم بشریٰ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ۔ ۸۔ مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ صدر حلقہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ۹۔ مکرمہ امۃ الجمیل فاروقی صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ حلقہ ۲ ۱۰۔ مکرمہ نجم النساء صاحبہ صدر حلقہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۱۔ مکرمہ صفیہ ثاقب صاحبہ حلقہ دارالرحمت شرقی ۱ ربوہ۔ ۱۲۔ مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ دارالبرکات غربی ربوہ ۱۳۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید ناصر آباد کالونی۔ ربوہ

جملہ لجنات کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وعدوں کی رپورٹ وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جاتی ہے گو انہیں من وعن الفضل میں شائع کروانا ممکن نہیں ہوتا بہرحال جملہ قربانی کرنے والی خواتین حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے فیضیاب ہو جاتی ہیں۔ وھو المراد۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ماہنامہ "انصار اللہ" کی توسیع اشاعت پر اظہارِ خوشنودی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی اپنی دوسری تقریر مورخہ ۲۷ فتح/دسمبر ۱۹۸۲ء میں ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کی اشاعت میں چند سال سے نمایاں اضافہ ہوا ہے چند سال پہلے اس کی اشاعت ۸۰۰ تھی اور امسال اس کی اشاعت چار ہزار ہے یعنی الفضل کے برابر۔"

گزشتہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے ماہنامہ "انصار اللہ" کی اشاعت پانچ ہزار تک پہنچانے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے ناظمین اضلاع کو ان کے ضلع کا ٹارگٹ بھجوایا جا چکا ہے میری درخواست ہے کہ مجالس اپنے اپنے ہاں ماہنامہ "انصار اللہ" کی بھرپور تحریک فرمائیں اور ماہنامہ "انصار اللہ" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں ہر پڑھا لکھا انصار اللہ کارکن ماہنامہ کو خود خریدے اور مطالعہ کرے۔ بچوں کو بھی اس کا مطالعہ کروائیں۔ علاوہ دیگر مضامین کے بچوں کا اپنا صفحہ بھی اس رسالہ میں دیا جا رہا ہے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ"۔ ربوہ)

ضروری اعلان

امیدوارانِ ملازمت صدر انجمن احمدیہ کا امتحان انشاء اللہ مورخہ ۲/۸۳ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح ہوگا۔ اور انٹرویو مورخہ ۲/۸۳ بروز جمعرات بوقت ایک بجے ہوگا لہٰذا امیدوارانِ ملازمت وقت مقررہ پر امتحان کے لئے مورخہ ۲/۸۳ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح دفتر نظارت دیوان میں تشریف لائیں۔ سندات تعلیمی قابلیت کی ہمراہ لائیں۔ امتحان کے لئے کاغذ قلم دوات ہمراہ لائیں۔ آمد و رفت کے اخراجات امیدوار خود برداشت کریں گے۔ انٹرویو اسی طرح مورخہ ۲/۸۳ بوقت ایک بجے ہوگا۔ اس میں بھی شامل ہوں۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدوارانِ ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

قسط ۲

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہو چکا ہے مگر مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ ممبری۔ اجتماع لجنہ۔ خدمت خلق۔ ناصرات ممبری۔ اجتماع ناصرات۔ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات خصوصی توجہ فرمائیں۔ شکریہ۔

ضلع ملتان:۔ چک ۵ ورکھانہ۔ علی پور۔ حسن پور۔ سرائے سدھو۔ باگڑ سرگانہ۔ خانیوال۔ لودھراں۔ چک ۳۹۰/ب۔ دنیا پور۔ امین پور۔ ضلع وہاڑی:۔ وہاڑی۔ بورلیوالہ۔ چک ۲۴۵/ب۔ چک ۴۹۳/ب۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ۔ تولیکی۔ تلونڈی موسیٰ خاں۔ بھڑی چیٹھہ۔ تلونڈی راہوالی۔ دولوالی۔ دلاور چیمہ۔ قیام پور ورکاں۔ گجو چک۔ چیانوالی کوٹ مرزا جاں۔ کوٹ شاہ عالم۔ کوٹ شیرا۔ منڈیالہ وڑائچ۔ نوشہرہ ورکاں۔ سلہوکی۔ علی پور چیٹھہ۔ جلیکن۔ ککہ کالو۔ جاملکے چیٹھہ۔ کوٹ ہرا۔ اُودھوالی۔ اروپ۔ گوندلانوالہ۔ تلونڈی کھجور والی۔ قلعہ جے سنگھ۔ سندھواں تارڑ۔ موہلن پور ڈوگراں۔ سوہاواں ڈھلواں۔ نوئیں کے۔ منصور والی۔ کامونکی۔ پیرانے کی۔ جھٹا نوالی۔ ٹھٹھہ راجیاں۔ حافظ آباد۔ بھاکا بھیٹاں۔ پیر کوٹے اوّل۔ بقاپور۔ سولو تارڑ۔ ڈاھرانوالی۔ چھینی جاناں۔ سکھیکی۔ چک پاکھر وزیر آباد۔ چھلوکی۔ مدرسہ چیٹھہ۔ لوبری والا۔ کھوجیاں والا۔ ہیڈ خانکی۔ رسول نگر۔ چک پٹھانے۔ ضلع ساہیوال:۔ چک ۶/۱۱ چک ۳۹/۱۲۔ چک ۱۱۶/۱۱۔ قبولہ۔ چیچہ وطنی۔ چک ۹۲/۱۲۔ چک ۹۳/۱۲۔ چک ۹۹/۶۔ چک ۱۲۸/۹۔ ضلع اوکاڑہ:۔ صدر گوگیرہ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ بھوپال والا۔ ترسکہ۔ جھاگووال۔ جھڈال۔ سلیم پور۔ ڈنڈ پور خاص۔ رامبڑھ۔ جنڈوسیاہی۔ ساہووالہ۔ عزیز پور ڈگری۔ گھنوکے جھجہ۔ میاں والی بنگلہ۔ اگوکی۔ کلاسوالہ۔ ملکے کلاں۔ پوہلے مہاراں۔ لوھاں۔ ننگل اندھیروالا۔ گوئندکے۔ پنڈی بھاگو۔ بن باجوہ۔ دوھلم کاھلواں۔ مرل۔ قلعہ کالروالہ۔ کوٹ گھنیاں۔ میانوالی خانوالی۔ لدھڑ کرم سنگھ۔ مالو کے تلے۔ تلواڑہ۔ ڈسکہ۔ پیرو چک۔ بمبانوالہ۔ ملیانوالہ۔ جاملکے چیمہ۔ سمبڑیال۔ ضلع شیخوپورہ:۔ بھکی آنہ۔ کالسیہ۔ ڈیرہ داد پوترے۔ پٹیالہ دوست محمد۔ کیلے۔ چک ۳/۵۱۱ بچھیکی۔ فتح کلاسوالہ۔ آرو کے۔ بھومان۔ غازی اندرون۔ چک ۱۸ بھوڈو۔ چک ۲۹ دیڑھ۔ چک ۵ رتیاں۔ کوٹ رحمت خاں۔ بلڑکے ننکانہ صاحب۔ چک ۲۲/۵۔ سیدوالا۔ کوٹ دیالداس۔ مریدکے منڈی۔

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اُنیس سالہ کتاب تحریک جدید کی فوری ضرورت ہے

تحریک جدید کے اوّلین انیس سالہ دور کے چندوں کے ریکارڈ پر مشتمل جو کتاب شائع کی گئی تھی۔ اس کی چند کاپیاں دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلوب ہیں۔ اگر کوئی دوست مستقل طور پر یا عاریۃً کتاب مرحمت فرمائیں تو دفتر ہذا میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

لجنات تبدیلی نوٹ فرمالیں

بعض مجبوریوں کی بناء پر آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس کی تاریخوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کھیلیں ۲۶، ۲۷ فروری بروز بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہونگی۔ تمام کھلاڑی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس تبدیلی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کھیلوں کو کامیاب بنانے کے لئے پورے جوش و خروش سے تیاری کریں۔ اور عہدیداران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔

۲۵ فروری تک تمام کھلاڑیوں کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ کو پہنچ جانے چاہئیں۔

نیز حضور کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۸۲ء کی روشنی میں یہ امر شدید طور پر مدنظر رہے کہ ہر کھلاڑی باقاعدہ پردہ کرنے والی اور حضور کے حکم کی فرمانبردار ہو اور جماعت کو اس سے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ)

قائدین کرام! تحریک جدید دفتر دوم کے وعدہ جات اور وصولی کے بارہ میں بھی رپورٹ بھجوائیں

(مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید اور ناصرات الاحمدیہ

خطبہ جمعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء حضور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر طور پر وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا اور فرمایا کہ کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں جماعت اس میں پہلے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

ناصرات کی تمام سیکرٹریان وقفِ جدید کے گزشتہ سال کے چندوں کی ادائیگی ۱۵ جنوری تک کر دیں اور نئے سال کے وقفِ جدید کے وعدے ناصرات سے جلد از جلد وصول کر کے دفتر وقف جدید کے شعبہ اطفال میں وعدہ ناصرات لکھ کر ارسال کر دیں۔ اور پھر وصولی بھی شروع کر دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ۔ ربوہ)

قائدین کرام متوجہ ہوں

اپنی مجلس کے تمام ہنر مند اور بیکار خدام کے کوائف ۱۵ فروری سے پہلے پہلے مرکز کو بھجوائیں۔ نیز خدام کو ہنر سکھانے کے لئے انتظام کریں۔ سال میں کم از کم دو کلاسیں منعقد کروائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے ——

شرح کے مطابق جماعت کے لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں فرمایا۔

پس اپنا پیوند امامِ وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کے لیے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ کس حد تک پاکیزہ ہیں اور کس حد تک ان میں نفس کی ملونی یا جھوٹ شامل ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفۂ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو اُس وقت تک شرح میں بد دیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے جس نے خود دیا ہو اُس سے دھوکہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

(بحوالہ الفضل ۸۲-۸-۲۸) (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) کا تربیتی دورہ

مورخہ ۱۲/۹ بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ "یوم والدین" کھرڑیانوالہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے شرکت فرمائی۔ مکرم شاہ صاحب نے خدام الاطفال اور انصار میں ایک ماہ مقابلہ حاضری نماز کے سلسلہ میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ یہ اجلاس ۲½ گھنٹہ جاری رہا۔ مکرم شاہ صاحب نے ۴۵ منٹ خطاب فرمایا۔ مرد و زن کی حاضری ۸۰٪ تھی۔ مورخہ ۱۰/۱۲ نماز جمعہ گھسیٹ پورہ میں ادا کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کے تحت تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ ۱۲۷ پہلول پور ضلع فیصل آباد اور مکرم فضل الٰہی صاحب عارف سابق مبلغ سیرالیون نے بھی تقاریر کیں بعدہٗ مکرم شاہ صاحب نے خدام و اطفال میں تقسیم انعامات کے بعد ½ گھنٹہ تربیتی امور پر خطاب فرمایا۔ مورخہ ۱۰/۱۲ بروز جمعہ ہی بعد نماز مغرب و عشاء ۱۹۲ لاٹھیاں والا میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم شاہ صاحب نے ۴۵ منٹ تک احباب سے خطاب فرمایا۔ جس میں تبلیغی اور اصلاحی پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نماز فجر کے بعد کھرڑیانوالہ اور لاٹھیانوالہ میں درس قرآن مجید بھی دیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ احباب جماعت ان قیمتی نصائح سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔

(حبیب احمد مربی سلسلہ احمدیہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

قائدین و منتظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ کیا آپ نے مرکز کی طرف سے منعقدہ پہلی سہ ماہی کا ٹورنامنٹ منعقد کروایا ہے اگر نہیں کروایا تو جلد کروا کر رپورٹ مرکز کو ارسال کریں

۲۔ مورخہ ۲۸ جنوری کو اطفال کا سیر کا مقابلہ کروائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری اہلیہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ کی وفات پر خاندان حضرت اقدس اور بہت سے دوسرے بہن بھائیوں کے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں اسی طرح ہمارے سارے خاندان کے افراد نے بھی تعزیتی خطوط لکھے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا ابھی مشکل ہے۔ ہم ان تمام احباب کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے ہمارے غم کو اپنا غم سمجھ کر ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور ہمارے صدمہ کے اثر کو کم کرنے کی کوشش فرمائی ہے نیز دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر دے اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ میری بیٹی عزیزی راشدہ بٹ آج کل دوبارہ بہت بیمار ہے اور علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ عزیزہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

(خواجہ محمد امین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

لجنات توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ سالانہ ۸۱-۱۹۸۰ء اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوئی تھی اور سالانہ رپورٹ ۸۲-۱۹۸۱ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع ہوئی ہے ان رپورٹوں کا ہر لجنہ کے پاس ہونا ضروری ہے تاہر لجنہ کو کام کرنے کے صحیح طریق کا علم ہو اور وہ اپنی لجنہ کی کارکردگی کو بہتر بنا سکے وہ لجنات جو ابھی تک یہ دونوں رپورٹس حاصل نہیں کر سکیں وہ فوری طور پر دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔ جو لجنات مجری چندہ میں سے مقامی فنڈ نہیں رکھتی ہیں انہیں یہ رپورٹس مفت دی جائیں گی اور مقامی حصہ رکھنے والی لجنات کو -/۱۵ روپے فی کاپی کے حساب سے دی جائیں گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری وضاحت

بعض مجالس کی طرف سے آنے والے خطوط سے محسوس ہوتا ہے کہ انہیں مضمون نویسی کے مقابلہ کی نوعیت کے متعلق علم نہیں ہو سکا اور وہ مجالس شعبۂ اشاعت اور شعبہ تعلیم کی طرف سے دئے جانے والے عناوین کو ایک ہی مضمون سمجھ رہے ہیں وضاحتاً تحریر ہے کہ یہ دونوں مقابلے دو مختلف مقابلوں کی حیثیت رکھتے ہیں شعبۂ اشاعت کی طرف سے ہر سال ایک مضمون نویسی کا مقابلہ ہوتا اسی طرح شعبہ تعلیم کی طرف سے ہر سہ ماہی میں ایک مقابلہ مضمون نویسی کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ پہلی سہ ماہی کے مقابلہ کا عنوان "حضرت محی الدین ابن عربیؒ" ہے۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے کے قریب میرے تایازاد بھائی مظفر احمد صاحب عرفانی ابن شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

(مبارک عرفانی شہناز آفس ۳ پاناچند بلاک عیدگاہ روڈ کراچی ۱)

● جماعت احمدیہ میرپور خاص شہر کے ایک انتہائی بزرگ اور مہمان نواز مرحوم سید ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب مورخہ ۲ دسمبر بوقت ۴ بجے شام راجپوتانہ ہسپتال حیدر آباد میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم موصی تو نہ تھے مگر بیوی کی خواہش پر جماعت احمدیہ میرپور خاص نے ان کی میت ربوہ پہنچانے کا انتظام کیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور چار لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے سید خالد محمود ابھی بہاولپور یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں تمام بچے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ان کے بچوں کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد طارق محمود مربی سلسلہ مقیم میرپور خاص سندھ)

● ہماری جواں سال ہمشیرہ حنیفہ پروین بنت میاں فخر الدین صاحب مرحوم آف قادر آباد۔ قادیان حال احمد نگر نزد ربوہ گلے کی تکلیف سے چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۰ جنوری بروز سوموار وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ نے ساڑھے چار ماہ کا ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑا ہے اور وہ تین بھائیوں اور تین بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ بہت خاموش طبع۔ نیک سیرت۔ سلیقہ مند اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے۔ درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالسلام، عبدالستار طاہر، عبدالوہاب شاد احمد نگر نزد ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

اس سہ ماہی کے اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابن عربیؒ" ہے ناظمین اطفال اپنی مجالس کے مضامین جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

کیا آپ کا وعدہ وقفِ جدید پچھلے سال سے زیادہ ہے؟

ناظم مال
وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خطبات

حضور نے فرمایا اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے دور میں عدل کا مضمون آگے بڑھتا ہے اور ایک اور لطافت اس میں شامل ہو جاتی ہے مگر ابھی عدل کے مضمون میں احسان کا مضمون داخل نہیں ہوا۔ حضور نے فرمایا میرا آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آیا تو دنیا احسان سے آشنا ہوئی ورنہ اس سے پہلے دنیا کو عدل کے ساتھ احسان کا پتہ ہی نہ تھا۔

حضور نے حضرت داؤدؑ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں یہ قصہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس صرف ایک بھیڑ ہے شکایت کرتا ہے کہ دوسرا جس کے پاس ۹۹ بھیڑیں ہیں میری ایک بھیڑ بھی لینا چاہتا ہے اللہ ۹۹ بھیڑوں والے کو کہتا ہے کہ تم نے سوال کر کے بھی ظلم سے کام لیا ہے۔ ایسے سوال کا دل میں پیدا ہونا بھی ظلم ہے حضور نے فرمایا آج کی بڑی قومیں اقتصادیات کے میدان میں کارٹیل سسٹم کے تحت فنانشل میگنٹ پیدا کر دیتی ہیں بڑی قومیں چھوٹی قوموں کو لوٹتا گویا اپنا حق سمجھتی ہیں قرآن کہتا ہے کہ جس کے پاس اس کی کم از کم ضرورت کا سامان موجود ہے اگر اس سے بھی اسے محروم کر دیا تو وہ سوسائٹی عدل پر مبنی نہیں سمجھی جائے گی۔ حضور نے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا بیان فرمایا اور بتایا کہ اس حد تک آ کر عدل میں ایک حد تک احسان کا جزو داخل ہوتا ہے لیکن اس تعلیم کی اصل تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں ہوتی ہے اور عدل کا مضمون اتنا وسیع اور اور کامل ہو جاتا ہے کہ احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے پہلو بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔

حضور نے آیت قرآنی کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا ذکر فرمایا کہ تورات میں لکھ دیا گیا کہ کسی نفس کو دوسرے نفس پر فوقیت نہیں ہوگی۔ نفس کے بدلے نفس آنکھ کے بدلے آنکھ، جس قسم کا زخم کسی کو لگایا جائے مظلوم کو اسی قسم کا بدلہ اتارنے کا حق دیا گیا۔ یہاں عدل کا معاملہ بہت چھیل گیا یہاں پر احسان کا بیج تھوڑا سا بو دیا گیا کہ اگر بدلہ نہ لو تو یہ کفارہ ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا اس مفہوم پر قائم ہو کر عدل نے ترقی تو کی مگر ایسی یکطرفہ ترقی کہ ظلم میں تبدیل ہو گئی۔ اتنا متشدد ہو کر عدل کیا گیا کہ دل پتھر ہو گئے۔ ظالم اور سفاک لوگ معافی سے ناآشنا ہو گئے۔ عدل کو اس انتہا تک پہنچایا گیا کہ وہ ظلم میں داخل ہو گیا۔

حضور نے فرمایا اسلامی شریعت میں احسان کی اجازت عدل کے خلاف نہیں۔ احسان کرو تو عدل کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کرو۔ ان کو ترک کر کے احسان کرنا بیوقوفی ہے دو انسانی آنکھوں کی طرح توازن قائم رکھنا عدل کی مثال بتائی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا عیسوی تعلیم بھی ایک طرف جھک گئی توازن کھو گئی جس کے نتیجے میں بڑی بڑی تباہیاں آئیں۔ (باقی)

ولادت

۱۱ جنوری ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم برادرم بشیر احمد صاحب عارف کارکن اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "سعید الدین عارف" تجویز فرمایا ہے قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور لمبی عمر پانے والا بنائے

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ)

ناظمین اطفال کی توجہ ہو

اطفال کے مطالعہ کے لئے اس ماہ کتاب "ہمارے نبی پیارے نبی" مقرر کی گئی ہے اطفال سے اس کتاب کا مطالعہ کروا کر مرکز میں رپورٹ بھیجیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سپینش کلاس

سپینش کلاس کے طلباء کے لیے اعلان ہے کہ جلسہ سالانہ کے وقفہ کے بعد سپینش کلاس مورخہ ۲۱ جنوری شام ۶ بجے لائبریری دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں دوبارہ شروع ہو گی۔ استاد محترم ملک زبیر صاحب سپینش سکھائیں گے۔ طلباء وقت پر پہنچ جائیں۔ (مہتمم امور طلباء)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۶۳۲۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ جس کی رسید نمبر ۶۹ استعمال شدہ ہیں جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر سے گم ہو چکی ہے اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد ــــ ربوہ)

نہایت باموقع

دکان برائے کرایہ خالی ہے

رابطہ کیلئے۔ جنرل آرڈر سپلائرز چوک یادگار دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع

حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

ٹاؤن

سب سے پہلی سکیم

جس میں

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

ربوہ کی واحد سکیم

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

رابطہ: احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶